سورة ق

آیات ۲۱-۱۲

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّ اَصۡحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُوۡدُ ۙ ۝۱۲ وَعَادٌ وَّ فِرۡعَوۡنُ وَ
اِخۡوَانُ لُوۡطٍ ۙ ۝۱۳ وَّ اَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ وَ قَوۡمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ
وَعِيۡدِ ۝۱۴ اَفَعَيِيۡنَا بِالۡخَلۡقِ الۡاَوَّلِ ؕ بَلۡ هُمۡ فِىۡ لَبۡسٍ مِّنۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ۝۱۵ ع
وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ وَنَعۡلَمُ مَا تُوَسۡوِسُ بِهٖ نَفۡسُهٗ ۖۚ وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ
اِلَيۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِيۡدِ ۝۱۶ اِذۡ يَتَلَقَّى الۡمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الۡيَمِيۡنِ وَعَنِ الشِّمَالِ
قَعِيۡدٌ ۝۱۷ مَا يَلۡفِظُ مِنۡ قَوۡلٍ اِلَّا لَدَيۡهِ رَقِيۡبٌ عَتِيۡدٌ ۝۱۸ وَجَآءَتۡ سَكۡرَةُ
الۡمَوۡتِ بِالۡحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنۡتَ مِنۡهُ تَحِيۡدُ ۝۱۹ وَنُفِخَ فِى الصُّوۡرِ ؕ ذٰلِكَ
يَوۡمُ الۡوَعِيۡدِ ۝۲۰ وَجَآءَتۡ كُلُّ نَفۡسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيۡدٌ ۝۲۱

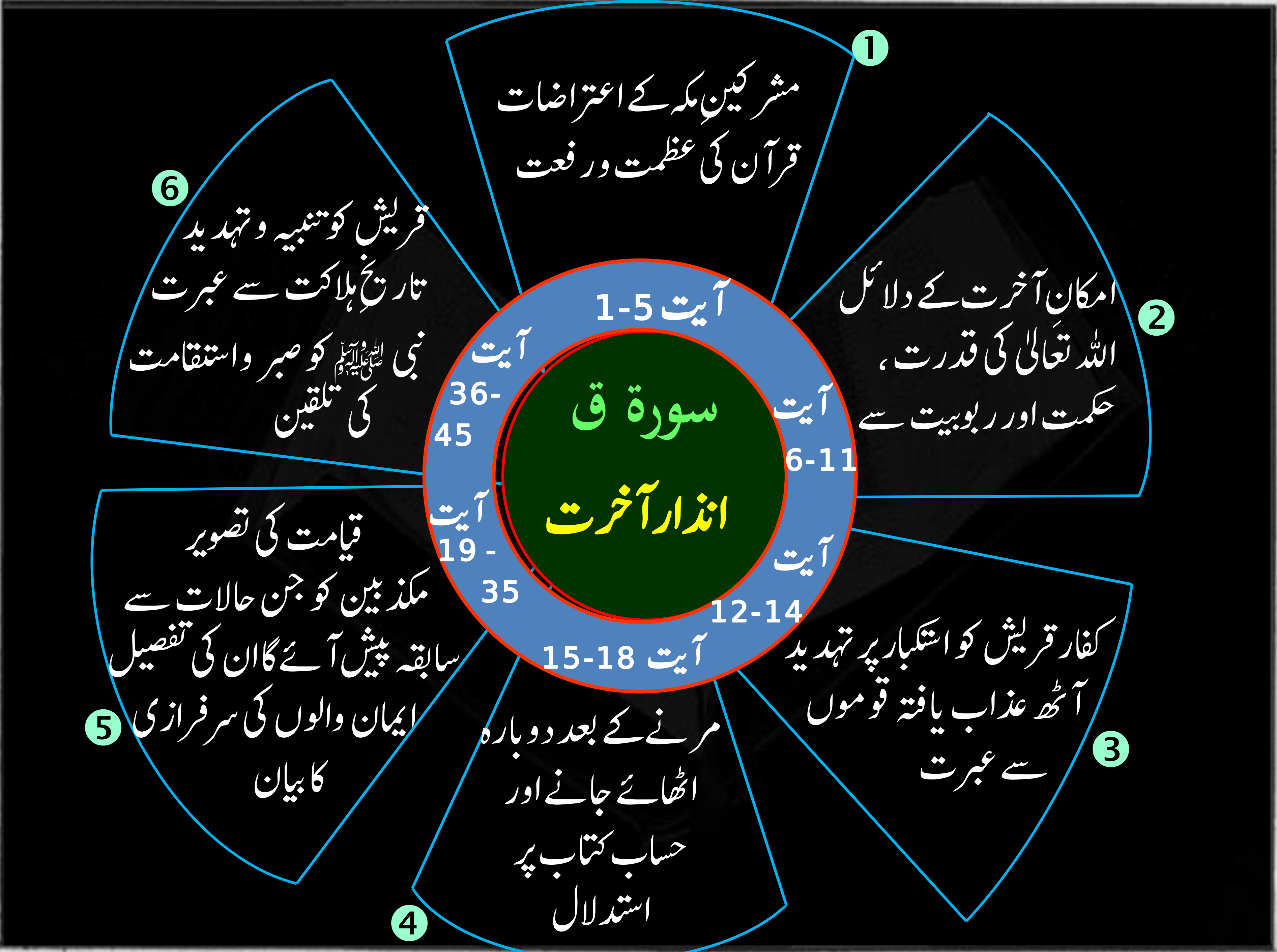
سورة ق
انذار آخرت
آیت 1-5
1
مشرکینِ مکہ کے اعتراضات
قرآن کی عظمت و رفعت
آیت 6-11
2
امکانِ آخرت کے دلائل
اللہ تعالیٰ کی قدرت،
حکمت اور ربوبیت سے
آیت 12-14
3
کفارِ قریش کو استکبار پر تہدید
آٹھ عذاب یافتہ قوموں
سے عبرت
آیت 15-18
4
مرنے کے بعد دوبارہ
اٹھائے جانے اور
حساب کتاب پر
استدلال
آیت 19 - 35
5
قیامت کی تصویر
مکذبین کو جن حالات سے
سابقہ پیش آئے گا ان کی تفصیل
ایمان والوں کی سرفرازی
کا بیان
آیت 36-45
6
قریش کو تنبیہ و تہدید
تاریخِ ہلاکت سے عبرت
نبی ﷺ کو صبر و استقامت
کی تلقین

كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّ اَصۡحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُوۡدُ ﴿۱۲﴾ وَ عَادٌ وَّ فِرۡعَوۡنُ وَ اِخۡوَانُ لُوۡطٍ ﴿۱۳﴾

كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ - جھٹلایا ان سے پہلے

قَوۡمُ نُوۡحٍ - نوحؑ کی قوم نے

وَّ اَصۡحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُوۡدُ - اور کنویں والوں نے اور ثمود نے

رَّس بڑا کنواں

- الرَّس مدین کے قریب ایک کنویں کا نام۔ وہاں کے رہنے والے
- ان کے بارے میں روایات کا خلاصہ: اس قوم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی تکذیب کی پاداش میں ہلاک کر دیا تھا

وَ عَادٌ وَّ فِرۡعَوۡنُ - اور عاد نے اور فرعون نے

وَ اِخۡوَانُ لُوۡطٍ - اور لوط کے بھائیوں (قوم) نے یعنی ان کی قوم نے

وَّ اَصۡحٰبُ الۡاَیۡکَۃِ وَ قَوۡمُ تُبَّعٍ ؕ کُلٌّ کَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِیۡدِ ﴿۱۴﴾

وَّ اَصۡحٰبُ الۡاَیۡکَۃِ - اور گھنے درخت والوں نے　　الایک۔ درختوں کا جھنڈ

○ الایکہ: شعیب علیہ السلام کی قوم کا ایک حصہ

وَ قَوۡمُ تُبَّعٍ - اور تبع کی قوم نے　　تبع۔ یمن کے حمیری بادشاہوں کا لقب

کُلٌّ کَذَّبَ -سب نے جھٹلایا　　ان کی قوم اور لوگ مراد ہیں

الرُّسُلَ - رسولوں کو

فَحَقَّ - تو سچ ہوئی

وَعِیۡدِ - میری وعید

كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّ اَصۡحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُوۡدُ ﴿۱۲﴾ وَ عَادٌ وَّ
فِرۡعَوۡنُ وَ اِخۡوَانُ لُوۡطٍ ﴿۱۳﴾ وَّ اَصۡحٰبُ الۡاَیۡکَۃِ وَ قَوۡمُ تُبَّعٍ ؕ کُلٌّ
کَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِیۡدِ ﴿۱۴﴾

جھٹلایا ان سے پہلے بھی نوحؑ کی قوم نے، کنویں والوں نے اور قوم ثمود نے اور قوم عاد، فرعون اور لوطؑ کے بھائیوں نے - اور ایکہ والے اور تبع کی قوم کے لوگ، ان سب نے جھٹلایا رسولوں کو، تو وہ مستحق ہو گئے میری وعید کے

Before them was denied (the Hereafter) by the People of Noah, the Companions of the Rass, the Thamud-The 'Ad, Pharaoh, the brethren of Lut, The Companions of the Wood, and the People of Tubba'; each one (of them) rejected the messengers, and My warning was duly fulfilled

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ اَصْحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾ وَ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ وَ اِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾

ہلاکت اقوام کی تاریخ سے آخرت پر استدلال اور قریش کو تنبیہ و تہدید

- منکرین آخرت (قریش) کو تہدید- جس طرح انہوں نے رسولؐ کو ماننے سے انکار کیا ہے اس سے پہلے تاریخ میں قوم نوح، اصحابُ الرس، ثمود، عاد فرعون، قوم لوط، اصحابُ الایکہ اور تبع کی قوم بھی اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبروں کا انکار کرچکی ہے۔ تمھیں معلوم ہے اللہ نے ان کے ساتھ کیا کیا
- تم بھی اسی راستے پر جارہے ہو اور یہ تباہی کا راستہ ہے۔
- اس معاملے میں اللہ کی سنت - وہ جب بھی کسی قوم کی طرف اپنے رسول کو بھیجتا ہے تو انھیں سنبھلنے کا موقع دیتا ہے۔ لیکن جب یہ مہلت عمل کی مدت گزر جاتی ہے اور وہ لوگ رسول کی تکذیب سے باز نہیں آتے تو آخر اللہ تعالیٰ کا عذاب انھیں تباہ کردیتا ہے

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ اَصْحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾ وَ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ وَ اِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾

- جن اقوام کا یہاں ذکر۔ان سب کے احوال سے قریش اور اہل عرب واقف تھے
- ان کو بتایا جارہاہے کہ ذرا غور کرو ان قوموں کو کیوں تباہ کیا گیا ؟ وجہ وہی ہے جس میں تم بھی مبتلا ہو ۔ رسولوں کو جھٹلانا
- اگر یہ لوگ اپنی سر کشی سے باز نہ آئے تو وہی کچھ ان کے ساتھ بھی ہو گا
- تذکیر کا پہلو ۔ انسانی تاریخ کے طویل ریکارڈ سے چند قوموں کے ذکر کا مقصد ان اقوام کی تفصیلات دینا نہیں ہے۔ بلکہ صرف یہ بیان کرنا ہے کہ ان کو اللہ نے ہلاک کیا گیا اور کیوں کیا ؟
- ان کی تباہی کا وقت آیا تو ان کی کوئی ترقی، کوئی علم، کوئی ہنر، کوئی ٹیکنالوجی اللہ کے فیصلے کے مقابلے میں کچھ کام نہ آیا

أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ ۚ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿١٥﴾

أَفَعَيِينَا - تو کیا ہم تھک گئے (ع ي ي)

○ عَيِيَ تھک جانا، عاجز ہونا وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ

46:33

بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ - پیدا کرنے سے پہلی بار

بَلْ هُمْ - بلکہ وہ ہیں

فِي لَبْسٍ - ایک شبہ میں

لَبِسَ يَلْبَسُ، لُبْسًا پہننا، چھپانا، ڈھانپنا، مبہم کرنا

○ اس میں چھپانے کے مفہوم سے۔ شک و شبہ، بے یقینی، چیزوں کی حقیقت کو آپس میں ایسا خلط ملط کرنا کہ حق و باطل کی تمیز نہ ہو سکے۔ کے معنی بھی

○ اردو میں: لباس، ملبوس، التباس (شک)، تلبیس

مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ - نئے (دوبارہ) پیدا کرنے سے

اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۵﴾

تو کیا ہم عاجز ہو گئے پہلی مرتبہ پیدا کرنے سے؟ بلکہ یہ لوگ شک میں پڑے ہیں نئی پیدائش کے بارے میں

Were We then weary with the first Creation, that they should be in confused doubt about a new Creation?

محمد اقبال

اَفَعَيِيۡنَا بِالۡخَلۡقِ الۡاَوَّلِ‌ؕ بَلۡ هُمۡ فِىۡ لَبۡسٍ مِّنۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ﴿۱۵﴾

نقشِ اول سے نقش ثانی کے وجود پر استدلال

- کائنات کی کوئی مخلوق ایسی نہیں جسے اللہ کے سوا کسی اور نے پیدا کیا ہو۔ تو کیا جب پہلی مرتبہ اس بے پایاں کائنات کو اللہ نے خلق کیا تو کیا تخلیق کے کسی مرحلے میں اس کا عجز ظاہر ہوا کہ وہ خلق کرنے سے عاجز ہے؟
- کیا دوبارہ پیدا کرنے کے لیئے اس کی قوتِ تخلیق عجز کا شکار ہو گئی ہے؟
- حالانکہ ہر شخص جانتا ہے کہ کسی چیز کو پہلی بار بنانا مشکل ہوتا ہے، نقشِ ثانی میں تو کوئی دشواری پیش نہیں آتی
- لیکن یہ لوگ تخلیق کے بارے میں ایسے الجھ کے رہ گئے ہیں کہ خود اپنے ہی عقائد کیخلاف اپنی رائے کا اظہار کر رہے ہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ

وَلَقَدْ - اور یقیناً

خَلَقْنَا - ہم نے (ہی) پیدا کیا ہے

الْاِنْسَانَ - انسان کو

وَنَعْلَمُ - اور ہم جانتے ہیں

مَا تُوَسْوِسُ - اس کو جو وسوسہ ڈالتا ہے

بِهٖ - اس میں (اس کے ذہن میں)

نَفْسُهٗ - اس کا نفس

وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِيۡدِ ﴿١٦﴾

وَنَحْنُ - اور ہم

اَقْرَبُ اِلَيْهِ - زیادہ قریب ہیں اس کے

افعل التفضیل کا صیغہ

مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ - (اس کی) شہ رگ سے

Jugular vein

- حَبل - رسی یا اس طرح کی کوئی چیز (لفظ میں عمومیت)
- وَرِید - گردن کی رگ وَرَدَ يَرِدُ ، وَرْدًا ، وُرودًا پہنچنا، داخل ہونا
- حبل الورید: وہ رگ جو خون کا ورود یقینی بناتی ہے
- چونکہ رگ بھی ہیئت میں رسی سے ملتی جلتی ہے اس لئے اسکا یہ نام
- اردو میں : وارد، ورود، واردات ، مورد (الزام)، ورد

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۖۚ
وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿١٦﴾

اور ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم جانتے ہیں جو
وسوسے اس کے جی میں گزرتے ہیں، اور ہم اس کی رگ
جاں سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں

It was We Who created man, and We know what dark suggestions his soul makes to him: for We are nearer to him than (his) jugular vein.

محمد اقبال

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ وَنَعۡلَمُ مَا تُوَسۡوِسُ بِهٖ نَفۡسُهٗ ۚۖ وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِيۡدِ

مشرکین کے شکوک کو رد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے علم سے استدلال

- دوبارہ پیدا کرنے کے بارے میں مشرکین کے اشکالات - قدیم نسلوں کے بے شمار افراد کو مٹی ہو چکے ہیں ان کو اٹھانا، ان کا حساب کتاب کا ریکارڈ؟
- ان شبہات کا جواب - ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اس کے اقوال و اعمال تو دور کی بات، ہم تو یہ بھی جانتے ہیں کہ اس کے دل میں کس طرح کے وسوسے پیدا ہوتے ہیں، کس طرح کے احساسات جنم لیتے ہیں
- أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ -کیا وہ نہیں جانے گا جس نے پیدا کیا۔" یعنی خالق ہی اپنی مخلوق کی جزئیات سے واقف نہ ہو، یہ کس قدر غیر معقول بات ہے
- جس انسان کے ہم اسکی رگ جاں سے بھی زیادہ قریب ہیں وہ ہماری گرفت سے آزاد کیسے ہو سکتا ہے ہم تو ہر وقت اس کا احاطہ کیے ہوئے ہیں
- اللہ کی یہ قربت اس کے علم اور اسکی قدرت کے لحاظ سے نہ کہ اس کی ذات کے لحاظ سے

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿١٧﴾

اِذْ يَتَلَقَّى - جب لے لیتے ہیں   مادہ - ل ق ي

- تَلَقّٰی یَتَلَقّٰی ، تَلَقِّیًا ملاقات کرنا سامنے سے کسی چیز کو لے لینا۔ پالینا
- یہاں لے لینے یا پالینے سے مراد لکھ کر کسی چیز کو لے لینا

الْمُتَلَقِّيٰنِ - دو لینے والے   مفعول مُتَلَقٍّ پالینے والا

عَنِ الْيَمِيْنِ - دائیں طرف سے

وَعَنِ الشِّمَالِ - اور بائیں طرف سے

قَعِيْدٌ - (وہ دونوں) ہمیشہ نگران ہیں   قاعد - بیٹھنے والا

قعید جم کر بیٹھنے والا۔ ہم نشین، نگرانی کرنے والا۔

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾

جب کہ دو اخذ کرنے والے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے اخذ کرتے رہتے ہیں

Behold, two (guardian angels) appointed to learn (his doings) learn (and noted them), one sitting on the right and one on the left.

محمد اقبال

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾

انسانوں کے اعمال واقوال کو ریکارڈ رکھنے کا اہتمام

- اللہ کا اپنا علم انسانوں کے اقوال وافعال کا ریکارڈ کا سب سے مستند ذریعہ
- لیکن اللہ نے انسانوں پہ حجت تمام کرنے کے لیئے اس کے تمام افعال کو ریکارڈ کرنے کا بندوبست بھی کیا ہے
- اس نے ہر انسان کے دائیں بائیں دو فرشتے بھی مقرر کر رکھے ہیں جو اس کے ہر فعل اور عمل کو ریکارڈ کر رہے ہیں۔ سورۃ الانفطار میں ان فرشتوں کو 'کِرَامًا کَاتِبِیْنَ' کا نام دیا گیا ہے۔
- اللہ محض اپنے علم کی بنا پر کسی شخص کو جزاء وسزا نہیں دے گا بلکہ دو فرشتے گواہی دیں گے، اس کے اعضاء گواہی دیں گے، جہاں اس نے عمل کیا ہے وہ فضاء اور وہ جگہ اس کے حق میں یا اس کے خلاف گواہی دے گی

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾

مَا يَلْفِظُ - نہیں وہ منہ سے نکالتا (ل ف ظ)

○ لفظ : منہ سے بات نکالنا، منہ سے نکلی ہوئی آواز

مِنْ قَوْلٍ - کوئی بات

اِلَّا لَدَيْهِ - مگر اس کے پاس لَدَى پاس (اسم ظرف - Space adverb)

رَقِيْبٌ - ایک نگران (ہوتا ہے) رقَبَ يَرقُبُ نگرانی کرنا، غلام ہونا

عَتِيْدٌ - چوکس (تیار) ع ت د صفت مشبہ

○ عتاد : تیار۔ ضرورت سے پہلے کسی چیز کے ذخیرہ کر لینے

إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَ وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا

مَا يَلۡفِظُ مِنۡ قَوۡلٍ اِلَّا لَدَيۡهِ رَقِيۡبٌ عَتِيۡدٌ ﴿١٨﴾

کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا مگر اس کے پاس ایک
مستعد نگران موجود ہوتا ہے

Not a word does he utter but there is a sentinel by him, ready (to note it).

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾

انسان جو لفظ اپنی زبان سے بولتا ہے متعلقہ فرشتہ اسکو فوراً ریکارڈ کرلیتا ہے

- ریکارڈ کرنے والا فرشتہ - رقیب بھی ہے اور عتید بھی
- **رقیب** نگہبان، خبر رکھنے والا، محافظ، منتظر، راہ دیکھنے والا وہ نگران ہے جس سے کوئی چیز غائب نہ ہو - الرقیب اللہ کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام بھی
- **عتید**– تیار یا حاضر۔ تیار کرنے والا اور تیار کردہ شے۔ ایک تیار رہنے والا حاضر باش چوکنا ہے کہ جو نہی زبان سے کچھ نکلا بس تحریر یا ضبط ہوگیا
- فرشتوں کا ایک ایک لفظ نوٹ کرلینا موجودہ دور کے انسان کے لیے تو اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں رہی

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿١٨﴾

- امام احمد نے بلال بن حارث مزنی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ :۔
- انسان بعض اوقات کوئی کلمہ خیر بولتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے، مگر یہ اس کو معمولی بات سمجھ کر بولتا ہے، اس کو پتہ بھی نہیں ہوتا کہ اس کا ثواب کہاں تک پہنچا کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنی رضائے دائمی قیامت تک کی لکھ دیتے ہیں، اسی طرح انسان کوئی کلمہ اللہ کی ناراضگی کا (معمولی سمجھ کر) زبان سے نکال دیتا ہے اور اس کو گمان نہیں ہوتا کہ اس کا گناہ و وبال کہاں تک پہنچے گا، اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص سے اپنی دائمی ناراضگی قیامت تک کے لئے لکھ دیتے ہیں (ابن کثیر)

وَجَآءَتۡ سَكۡرَةُ الۡمَوۡتِ بِالۡحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنۡتَ مِنۡهُ تَحِيۡدُ ﴿۱۹﴾

وَجَآءَتۡ - اور آ گئی

سَكۡرَةُ الۡمَوۡتِ - موت کی سختی

- سکرۃ بے ہوشی، مدہوشی، موت کی سختی جو آدمی پر چھا جاتی ہے اور اس کی عقل کو زائل کر دیتی ہے

بِالۡحَقِّ - حق کے ساتھ

ذٰلِكَ مَا - یہ وہ ہے

كُنۡتَ مِنۡهُ تَحِيۡدُ - تو جس سے کنی کتراتا تھا

- حَادَ يَحِيۡدُ گریز کرنا

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿١٩﴾

اور موت کی سختی حق کے ساتھ آ پہنچی، یہ وہی چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا

And the stupor of death will bring Truth (before his eyes): "This was the thing which thou wast trying to escape!"

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿١٩﴾

قیامت کی ایک شہادت - نزع کی حالت میں حق کا انکشاف

- جیسے ہی انسان پر نزع کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ اس جاں کنی کے وقت میں انسان کو ان حقائق کا ادراک ہونے لگتا ہے جن کا وہ انکار کرتا تھا۔ وہ اپنے سامنے موت کے فرشتوں کو دیکھتا ہے، اسے عالم غیب کی چیزیں دکھائی دیتی ہیں، اسے خوب اندازہ ہوجاتا ہے کہ میں جن چیزوں کو ماننے سے انکار کرتا تھا وہ تو حقیقت بن کر میرے سامنے موجود ہیں
- اسے یہ بھی اندازہ ہوجاتا ہے کہ موت کے بعد میرا شمار کن لوگوں میں ہونے والا ہے تو اس وقت اسے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ حقیقت جس سے تو بھاگتا اور کنی کتراتا تھا۔ تیری خواہش یہ تھی کہ شتر بے مہار بن کر زندگی گزارے اور کسی جوابطلبی کا تجھے اندیشہ نہ ہو۔ اب دیکھ عالم آخرت تیرے سامنے ہے۔

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ ﴿٢٠﴾ وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَّشَهِيدٌ

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ - اور پھونکا جائے گا صور میں

ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ - یہ ہے دن وعدے کا (عذاب کے وعدے کا)

وَجَاءَتْ - اور آئے گی

كُلُّ نَفْسٍ - ہر جان

مَّعَهَا سَائِقٌ - اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا سَائِق ہانکنے والا

- سَاق يَسُوقُ ، سَوْقًا چلانا ، پیچھے سے ہانکنا / دھکیلنا

وَّشَهِيدٌ - اور ایک گواہ ہوگا

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾ وَجَآءَتْ كُلُّ
نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ شَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾

اور صور پھونکا جائے گا، یہی دن عذاب کے وعدے کا ہے
ہر شخص اس حال میں آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے
والا ہوگا اور ایک گواہی دینے والا

And the Trumpet shall be blown: that will be the Day whereof Warning (had been given). And there will come forth every soul: with each will be an (angel) to drive, and an (angel) to bear witness.

محمد اقبال

وَنُفِخَ فِی الصُّوۡرِ ؕ ذٰلِکَ یَوۡمُ الۡوَعِیۡدِ ﴿۲۰﴾ وَ جَآءَتۡ کُلُّ نَفۡسٍ مَّعَہَا سَآئِقٌ وَّ شَہِیۡدٌ ﴿۲۱﴾

محشر میں حاضری کا منظر

- اس سے مراد وہ نفخ صور ہے جس کے ساتھ ہی تمام مرے ہوئے لوگ دوبارہ حیات جسمانی پا کر اٹھ کھڑے ہوں گے
- اس کو اس کی قطعیت کے اظہار کے لئے ماضی کے صیغہ سے ادا کیا ہے تاکہ نگاہوں کے سامنے مصور ہو جائے۔
- نفخ صور کے بعد جب آدمی اللہ کے روبرو کھڑا ہوگا تو اسے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ وعید کا دن جسے تم بہت دور سمجھتے ہو۔اب دیکھو تمہارے سامنے ہے
- اپنے مرقد سے اٹھنے کے بعد انسان پر دو فرشتے مقرر
- ان میں سے ایک سائق بن جائے گا اور دوسرا شہید

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝۲۰ وَجَاۗءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَاۗىِٕقٌ وَّشَهِيْدٌ ۝۲۱

محشر میں حاضری کا منظر

- سائق سے مراد یہ کہ وہ اسے ہانکتا ہوا محشر میں لے جائے گا- یہ فرشتہ حقیقت میں 'فرار' سے مانع ہے
- شہید سے مراد وہ گواہ ہے جس کے پاس اس کے اقوال واعمال کا پورا ریکارڈ ہوگا— اور یہ فرشتہ 'انکار' سے مانع ہے
- ہر شخص کو نہایت حفاظت اور نگرانی میں محشر میں پہنچا دیا جائے گا۔
- حساب کتاب کا دن آن پہنچا— جلد ہی اس کی کتاب اس کو پکڑا دی جائیگی
- اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا

وَنُفِخَ فِی الصُّوۡرِ ؕ ذٰلِکَ یَوۡمُ الۡوَعِیۡدِ ﴿۲۰﴾ وَ جَآءَتۡ کُلُّ نَفۡسٍ مَّعَہَا سَآئِقٌ وَّ شَہِیۡدٌ ﴿۲۱﴾

محشر میں حاضری کا منظر

- ”اگر کوئی شخص اپنی پیدائش کے دن سے لے کر موت کے دن تک مسلسل اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لیے سجدہ میں پڑا رہے تو قیامت کے دن اپنے اس عمل کو بھی وہ حقیر سمجھے گا“ (مسند احمد)
- حَاسِبُوا أنفُسَكُم قَبلَ أن تحُاسَبُوا، وَزِنُوا أنفُسَكُم قَبلَ أن تُوزَنُوا فَإنَّهُ أخفُ عَليكُم في الحِسابِ غَداً أن تُحاسِبُوا أنفُسَكُم اليَوم وتَزَيَّنُوا لِلعَرَضَ الأكبر (عمر بن خطابؓ)

اِس سے پہلے کہ تُم لوگوں کا حِساب کیا جائے تُم لوگ اپنی جانوں (کے اعمال) کا حساب خود کر رکھو، اپنی جانوں (کے اعمال) کا وزن خود کر رکھو اس سے پہلے کہ اُن کا وزن کیا جائے، کیونکہ آج حساب کر لینا کل حساب دینے کی نسبت تم لوگوں کے لیے آسان ہو گا، اور (جہاں ساری مخلوق کے اعمال دکھائے جائیں گے) اُس بڑی نمائش کے لیے (نیکیوں سے) اپنے آپ کو مزین کر لو "